

## 85195- جس چیز کی بھی لوگوں کو ضرورت ہواں کی قلت پیدا کرنے کے لیے ذخیرہ اندوزی حرام ہے۔

سوال

حرام ذخیرہ اندوزی صرف کھانے پینے کی چیزوں میں ہوگی یا باقی چیزوں میں بھی ذخیرہ اندوزی حرام ہو سکتی ہے؟

پسندیدہ جواب

ناجائز ذخیرہ اندوزی حرام ہے، اس کے حرام ہونے پر صحیح مسلم کی واضح روایت موجود ہے کہ جناب عمر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(ناجائز ذخیرہ اندوزی صرف گناہ گاربی کرتا ہے)

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"اہل لغت کا کہنا ہے کہ [حدیث میں مذکور عربی لفظ] "غاطی" کا مطلب ہے کہ نافرمان اور گناہ گار، نیز یہ حدیث ناجائز ذخیرہ اندوزی کی حرمت کے سلسلے میں بالکل واضح ہے۔" ختم شد

شریعت نے ناجائز ذخیرہ اندوزی کو حرام اس لیے قرار دیا ہے کہ اس سے لوگوں کو نقصان ہوتا ہے۔

تاہم اہل علم کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ ناجائز ذخیرہ اندوزی کس چیز میں ہوتی ہے؛ تو کچھ کہتے ہیں کہ یہ صرف غذائی اجس میں ہوتی ہے۔

بکھر کچھ اہل علم کا کہنا ہے کہ یہ ہر اس چیز میں ہوتی ہے جس کی لوگوں کو ضرورت ہو، اور اس چیز کو روکنے سے انہیں تکلیف پہنچے، یہ مالکی فہمائے کرام اور امام احمد کا ایک موقف ہے، اور یہی صحیح موقف ہے؛ کیونکہ حدیث کے ظاہری الفاظ کے مطابق یہی موقف بتاتا ہے۔

اس بارے میں امام شوکانی رحمہ اللہ "نیل الاوطار" (5/262) میں لکھتے ہیں کہ:

"احادیث کا ظاہری مفہوم یہ ہے کہ انسانوں یا جانوروں کی خوارک میں بلا تفریق ناجائز ذخیرہ اندوزی حرام ہے، لہذا جن چند روایات میں لفظ "طعام" یعنی کھانے کی اشیا کا ذکر ہے ان کی وجہ سے دیگر مطلق روایات کو موقید کرنا درست نہیں؛ کیونکہ یہ تو محض مطلق احادیث کے اطلاقات میں سے کسی ایک کی نصاراً ہوتا ہے۔" ختم شد

اسی طرح شافعی فقیہ علامہ رملی رحمہ اللہ "حاشیۃ آسمی المطالب" (39/2) میں لکھتے ہیں:

"مناسب یہی ہے کہ ناجائز ذخیرہ اندوزی کا حکم ہر اس چیز پر ہونا پاہیزے جس کی عام طور پر ضرورت ہو، چاہے اس کا تعلق ملبوسات سے ہو یا کھانے کی اشیا سے۔" ختم شد

اور یہی موقف اس حکمت کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے جس کی وجہ سے ناجائز ذخیرہ اندوزی منع کی گئی ہے، اور وہ ہے لوگوں کو نقصان پہنچانا، چنانچہ اس موقف کے مطابق دائی فتویٰ کیمیٰ نے فتویٰ جاری کیا، چنانچہ ان کے فتویٰ نمبر: (6374) میں ہے کہ:

"بس چیز کی لوگوں کو ضرورت ہوا سے ذخیرہ کرنا جائز نہیں ہے؛ اسے "احکام" کہا جاتا ہے؛ مانع کی دلیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: (ناجائز ذخیرہ اندوزی صرف گناہ گار ہی کرتا ہے) اس حدیث کو امام احمد، مسلم، ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

ناجائز ذخیرہ اندوزی کے حرام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس سے مسلمانوں کو نقصان پہنچتا ہے۔

لہذا اگر کوئی چیز لوگوں کے لیے وافر موجود ہو تو اس کو ذخیرہ کرنا جائز ہے، چنانچہ جیسے ہی انہیں ضرورت پڑے تو انہیں وہ چیز میسا کر دی جائے، اور لوگوں کو کسی قسم کا حرج اور تکلیف بھی

محوس نہ ہو" ختم شد

"فتاویٰ الجمیل الدائمة" (13/184)

والله اعلم